نماز جمعہ کیلئے دو اذان بالاجماع مشروع ہے

از: حضرت مولانا محمد شفیع جامعی قاسمی بھٹکلی شافعی دامت برکاتہم
(بانی وناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

پورے ہفتہ میں ظہر کی نماز چار رکعات پڑھی جاتی ہے، اوراس کیلئے ایک اذان اور ایک اقامت کہی جاتی ہے۔لیکن جمعہ کی نماز دو رکعات پڑھنا فرض ہے۔اور جمعہ کے دن دو اذان اور اقامت بالاجماع ثابت ہے۔جمہور صحابہ ،وجمہور علماء کا اسی پر عمل ہے۔احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ ممبر پر تشریف لانے کے بعد اذان دی جاتی تھی۔اور خطبہ کے ختم کے بعد نماز کھڑے ہوتے وقت اقامت کہی جاتی تھی۔اس وقت رسول اللہ ﷺ کی عظمت وبرکت وآپ کے خوف سے اکثر صحابہ وقت سے پہلے مسجد میں حاضر ہوتے تھے۔حضور ﷺ کے بعد جب مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور لوگ جمعہ کی نماز میں حاضر ہونے میں تاخیر کرنے لگے، تو امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے زوال کے وقت اور ایک اذان دینے کا حکم صادر فرمایا۔تاکہ لوگ خطبہ سے پہلے حاضر ہو جائیں۔ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس اذان کا حکم فرمایا تھا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو پسند فرمایا، اسی وقت سے جمعہ کے دن دو اذان اور ایک اقامت کا سلسلہ شروع ہوا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن دو اذان پر اجماع ہوا۔

روایت ۱) عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: إِنَّ الأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ (رضي الله عنه) وَكَثُرُوا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.
(صحيح بخارى٩١٦ ، سنن أبي داود ١٠٨٩ ،سنن النسائي ١٣٩٢ ،السنن الكبرى للبيهقي ٥٥٣٥)

ترجمہ: حضرت زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ،حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں جمعہ کے دن جب امام منبر پر بیٹھتا تو جمعہ کی اذان دی جاتی تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور ایک اذان (اس اذان سے پہلے، زوال کے بعد دینے) کا حکم دیا، وہ اذان بازار میں زوراء نامی جگہ پر دی جاتی تھی۔اور اسی پر اجماع ہوا۔

روایت ۲) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَذَانَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، حَتَّى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ فَكَثُرَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالأَذَانِ الأَوَّلِ (عِنْدَ الزَّوَالِ) بِالزَّوْرَاءِ. (صحيح ابن خزيمة ١٧٧٤ ،مصنف ابن أبي شيبة ٥٣٢٥ ،إسناده صحيح)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ،حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت

میں جمعہ کے دن دواذانیں (خطبہ جمعہ سے قبل کی اذان واقامت) دی جاتی تھی، پھر جب حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی، تو حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے پہلی اذان زوال کے بعد بازار میں زوراء نامی جگہ پر دینے کا حکم دیا۔

روایت ۳) أَخْبَرَنَا مَالِکٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ (رضی اللہ عنہ): أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ، وَالنِّدَاءُ الثَّالِثُ الَّذِي زِيدَ هُوَ النِّدَاءُ الْأَوَّلُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ. (موطا امام محمد بن الحسن ۲۲۵، إسناده صحيح)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ جمعہ کے دن تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں، تیسری اذان سے مراد پہلی اذان ہے جو زوال کے بعد دی جاتی ہے، وہی قول امام ابوحنیفہؒ کا بھی ہے۔

روایت ۴) عن سعید بن المسیب قال: ثم كثر الناس فأمر عثمان رضی اللّٰہ عنه بتأذين الجمعة الثالث فثبتت السنة على ذلک. (تاريخ المدينة لابن شبة ۳/ ۹۶۰، إسناده صحيح)

ترجمہ: حضرت سعید ابن مسیّب رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں کہ پھر جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی، تو حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے جمعہ کے دن اور ایک اذان (زوال کے بعد، خطبہ کی اذان سے پہلے دینے) کا حکم دیا، اور یہی عمل مسنون قرار پایا۔

روایت ۵) عن (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابنِ جُرَيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عُثْمَانَ، أَوَّلُ مَنْ زَادَ الْأَذَانَ الْأَوَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ زَادَهُ، فَكَانَ يُؤَذَّنُ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ.....

(مصنف عبدالرزاق ۵۳۴۱، إسناده حسن)

ترجمہ: حضرت عبدالملک بن عبدالعزیز ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے عمرو بن دینارؒ نے خبر دی کہ سب سے پہلے جمعہ کی پہلی اذان کا حکم حضرت عثمان نے دیا، جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی، تو پہلی اذان کا اضافہ کیا گیا، یہ اذان بازار میں زوراء نامی جگہ پر دی جاتی تھی۔

۶) امام ابوبکر ابن منذر نیشاپوری شافعیؒ (متوفی ۳۱۹ ہجری) لکھتے ہیں۔

أمر عثمان بن عفان لما كثر الناس بالنداء الثالث في العدد، وهو الأول الذي بدأ به بعد زوال الشمس بين المهاجرين والأنصار، فلم يكره أحد منهم علمناه، ثم مضت الأمة عليه إلى زماننا هذا. (الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف ۴/ ۵۵)

ترجمہ: جب مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ ہوا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ نے مہاجرین وانصار صحابہ کی موجودگی میں زوال کے بعد پہلی اذان دینے کا حکم دیا، کسی نے بھی اسے ناپسند نہیں فرمایا، اس وقت سے آج تک اسی پر عمل ہے۔

۷) علامہ ابوالحسن علی ماوردی شافعیؒ (متوفی ۴۵۰ ہجری) لکھتے ہیں۔

يتقدمهما أذانان. (الإقناع في الفقه الشافعي ۱/ ۵۱)

ترجمہ: خطبہ جمعہ سے قبل دواذانین دی جائے گی۔

۸)علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ (متوفی ۶۲۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ویسن الأذان الأول فی أول الوقت، لأن عثمان سنه، وعملت به الأمة بعده، وهو مشروع للإعلام بالوقت، والثانی للإعلام بالخطبة، والإقامة للإعلام بقیام الصلاة.(الکافی فی فقه الإمام أحمد ۱/۳۳۰)

ترجمہ: جمعہ کے دن زوال کے بعد پہلی اذان سنت ہے، اسلئے کہ اس کو حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے جاری فرمایا، اور بعد میں اسی پرامت کا عمل رہا۔ پہلی اذان نماز کا وقت شروع ہونے کا اعلان ہے، دوسری اذان خطبہ شروع ہونے کا اعلان ہے، اور اقامت جماعت کھڑے ہونے کا اعلان ہے۔

۹)علامہ عبدالکریم رافعی شافعیؒ (متوفی ۶۲۳ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

فلما کان فی عهد عثمان کثر الناس وعظمت البلدة أمر المؤذنین بالتأذین علی مکانهم ثم کان یؤذن المؤذن بین یدیه إذا استوی علی المنبر فثبت الامر علی ذلک.(فتح العزیز بشرح الوجیز ۴/۶۰۰)

ترجمہ: جب حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ کے دورخلافت میں مسلمانوں کی آبادی بڑھ گئی اور شہر بڑے بڑے ہوگئے تو حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے تمام موذنین کو حکم دیا کہ (خطبہ سے پہلے، زوال کے بعد) ایک اذان دیں، پھر دوسری اذان امام ممبر پر آنے کے بعد دی جاتی تھی، اسی پر صحابہ وتابعین وغیرہم کا عمل رہا۔

۱۰)علامہ تقی الدین ابن تیمیہ حنبلیؒ (متوفی ۷۲۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وما فعله عثمان من النداء الأول اتفق علیه الناس بعده: أهل المذاهب الأربعة وغیرهم، کما اتفقوا علی ما سنه أیضا عمر من جمع الناس فی رمضان علی إمام واحد.(منهاج السنة۶/۲۹۲)

ترجمہ: جمعہ کی پہلی اذان جس کو امیرالمومنین حضرت سیدنا عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے جاری فرمایا، اس پر جمہورامت احناف، مالکیہ، شوافع اورحنابلہ وغیرہم کا اتفاق ہے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کے تراویح باجماعت پڑھنے کے حکم پر اجماع ہوا۔

۱۱)علامہ شہاب الدین عبدالرحمٰن مالکیؒ (متوفی ۷۳۲ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولها أذانان: الأول علی المنارة، والآخر بین یدی الإمام إذا جلس علی المنبر فاذا فرغ أخذ فی الخطبة.(إرشاد السالک إلی أشرف المسالک فی فقه الإمام مالک ۱/۲۷)

ترجمہ: جمعہ کی نماز کے لئے دواذان ہے، پہلی اذان منارہ پر، اوردوسری اذان امام کے سامنے جب امام ممبر پر بیٹھ جائے، اذان کے بعد امام خطبہ شروع کرے گا۔

۱۲)علامہ شمس الدین محمد کرمانی شافعیؒ (متوفی ۷۸۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

فإن قلت کیف شرع، قلت باجتهاد عثمان وموافقة سائر الصحابة له بالسکوت وعدم الإنکار فصار إجماعا سکوتیا. (الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری۶/۲۷)

ترجمہ: اگرکوئی پوچھے کہ جمعہ کے دن اذان اول کیسے مشروع ہوئی، تو جواب ہوگا کہ حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ کے اجتہاد اورصحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کی رضامندی سے مشروع ہوا، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاموشی اور مخالفت نہ کرنا اجماع سکوتی ہے۔
۱۳) علامہ ابن رجب حنبلیؒ (متوفی ۷۹۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ومن ذلک: أذان الجمعة الأول، زاده عثمان لحاجة الناس إليه، وأقره عَلِيٌّ، واستمر عمل المسلمين عليه. (جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۲۹)

ترجمہ: جمعہ کی پہلی اذان جس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ضرورت کے پیش نظر شروع فرمایا، بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو برقرار رکھا، اسی پر مسلمانوں کا عمل رہا ہے۔
۱۴) علامہ بدالدین عینی حنفیؒ (متوفی ۸۵۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

قلت: نعم هو أول في الوجود، ولكنه ثالث باعتبار شرعيته باجتهاد عثمان وموافقة سائر الصحابة به بالسكوت وعدم الإنكار، فصار إجماعا سكوتيا. (عمدة القاری ۶/ ۲۱۱)

ترجمہ: جمعہ کی پہلی اذان مشروعیت کے اعتبار سے تیسری ہے، یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اجتہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رضامندی سے مشروع ہوئی، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاموشی اور مخالفت نہ کرنا اجماع سکوتی ہے۔
۱۵) علامہ احمد قسطلانی شافعیؒ (متوفی ۹۲۳ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

عن ابن أبی ذئب: فأمر عثمان بالأذان الأول. ولا منافاة بينهما، لأنه أول باعتبار الوجود، ثالث باعتبار مشروعية عثمان له باجتهاده، وموافقة سائر الصحابة له بالسكوت وعدم الإنكار، فصار إجماعاً سكوتياً.

(إرشاد الساری لشرح صحيح البخاری ۲/ ۱۷۸)

ترجمہ: حضرت ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی پہلی اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا، یہ اذان مشروعیت کے اعتبار سے تیسری ہے، اور عملا پہلی ہے، یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اجتہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رضامندی سے مشروع ہوئی، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاموشی اور مخالفت نہ کرنا اجماع سکوتی ہے۔
۱۶) علامہ سید ابوبکر ابن سید محمد شطا دمیاطی مصری شافعیؒ لکھتے ہیں۔

ويسن أذانان للجمعة. (إعانة الطالبين علی حل ألفاظ فتح المعين ۱/ ۲۶۹)

ترجمہ: جمعہ کے دن دو اذان سنت ہے۔
۱۷) حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ (متوفی ۱۴۱۷ھ ہجری، صدر مفتی دار العلوم دیوبند) لکھتے ہیں۔
دونوں اذانیں سنت ہیں، یہ قرون مشہود لہا بالخیر سے ثابت اور متوارث ہے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صحابہ کا اجماع ہو چکا تھا۔ (فتاوی محمودیہ ۸/۲۹۸)
۱۸) شیخ عبد العزیز بن بازؒ (متوفی ۱۴۲۰ھ ہجری، سابق مفتی اعظم سعودی عربیہ) لکھتے ہیں۔

ما فعله عثمان من الأذان الثانی فی خلافته ليس من البدع، لأن الرسول ﷺ قال عليكم بسنتی وسنة

الخلفاء الراشدين المهديين من بعدی، وهو من الخلفاء الراشدين. (فتاوی نور الدرب۱۳/ ۲۰۱)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے اپنے دورخلافت میں جمعہ کے دن زوال کے وقت جواذان دینے کاحکم فرمایا، وہ بدعت نہیں ہے،اسلئے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ عنہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ میرے بعدمیری اورمیرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کواپناؤ،اور حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ خلفاء راشدین میں سے تھے۔

۱۹) شیخ محمد بن صالح عثیمینؒ (متوفی ۱۴۲۱ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

الأفضل أن يكون للجمعة أذانان اقتداء بأمير المؤمنين عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه لأنه أحد الخلفاء الراشدين الذين أمرنا رسول اللّٰهﷺ باتباع سنتهم. (مجموع فتاوی ۱۶/ ۷۹)

ترجمہ: جمعہ کے دن دواذان دینا افضل ہے، امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ کی اقتداء کرتے ہوئے، اسلئے کہ وہ خلفاء راشدین میں سے ہیں، اوررسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ان کی سنت کواختیار کرنے کاحکم فرمایا ہے۔

۲۰) سعودی مفتیان لکھتے ہیں۔

والأذان الأول يوم الجمعة أمر به عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه، وهو ثالث الخلفاء الراشدين، ولم ينكر عليه أحد من الصحابة رضی اللّٰه عنهم، وتبعه جماهير المسلمين على ذلک. (فتاوی اللجنة الدائمة۸/ ۲۰۰)

ترجمہ: جمعہ کی پہلی اذان کاحکم امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا تھا، اوروہ تیسرے خلیفہ راشد ہیں، اورصحابہ میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں فرمایا، اور بعد میں اکثر مسلمانوں نے اسی پرعمل کیا۔

شائع کردہ: ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، کرناٹک، ہند

۱۵/ شوال المکرّم ۱۴۳۸ھ ہجری مطابق ۹/ جولائی ۲۰۱۷ء عیسوی بروز اتوار